

طبیعتِ طہر جہی

اور

مسلمان

تالیف

محمد رفیع الرحمن

مفتی محمد رفیع احمد علی صوفی

شعبہ اسلامی

جلد دوم

محمد رفیع الرحمن

فَضْلُ الْعُلُومِ الرَّسَالِیَّةِ

مکتبہ المدینہ، لاہور

لَا تُكَلِّمُ الْكَافِرِينَ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ

یہ کتاب مسلمانانِ اللہ کی پیروی و اتباع



طبیست پُرب

جے بی

اور

مسلمان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



تألیف

مفت محمد رفیع اعجازی

مفت محمد رفیع اعجازی

مفت محمد رفیع اعجازی

فیض الجوامع السنی

مفت محمد رفیع اعجازی

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب:	ٹیسٹ ٹیوب پی بی اور مسلمان
مصنف:	فیض علیہ آقاہد حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد
پہچان:	اویسی رضوی (محمد بہادر پوری)
پروف ریڈنگ:	محمود اقبال خان لکھی (موجہ)
مکمل جلد:	ملک جادو اقبال
پروف ریڈنگ:	حضرت علامہ مولانا محمد منظور شاہ اویسی
نشر و اشاعت:	برادری الاول ۲۲/۱۲/۲۰۰۴ مطابق جولائی ۲۰۰۴ء
صفحات:	۳۵
قیمت:	۱۵

تقدیر کا

الروضہ دیلک لائبریری آستانہ عالیہ محمدیہ غوثیہ محلہ میلہ
میانوالی شہر
مکتبہ اویسیہ فیض العلوم لہنات (موجہ میانوالی)
مکتبہ سلطانیہ لیاقت بازار میانوالی
مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی جامع مسجد بھولہ پور
مکتبہ سیدی قطب مدینہ لیاقت بازار میانوالی

عروض ناشر

اہم ایس۔ ٹی۔ محققین استاذ ارب و حکم شیخ المشائخ فیض ملت حضرت محمد فیض احمد
اویسی دامت برکاتہم قدسیہ رحمہ اللہ دین کے میدان میں بے شمار ہیں کہ مثال نہ ملے گی۔ آپ نے
قریباً 3000 سے زائد کتب و رسائل تحریر فرمائے ہیں جن میں اکثر یہ مطبوعہ ہیں۔ فقیر جب بھی آستان
مال اویسیہ کا دور یہ یاد کرے کہ حاضری دینا تو اشاء کے کتب و رسائل کا چند بے لکرا دایں آتا۔ الحمد للہ فقیر کو یہ شرف
حاصل ہو رہا ہے کہ حضور فیض ملت کے دوسرے سالے کی اشاعت کی سعادت نصیب ہو رہی ہے سائنسی
سیدی مرشدی کے حکم سے جامعہ الہیات اویسیہ فیض احمد کے خاوم ہوتے کا بھی شرف حاصل ہے
میری احباب اہلسنت کو دعوت ہے کہ حضور فیض ملت کی تالیفات جو کہ عالم اسلام
کے لیے بہت بہ خزانہ ہیں کی اشاعت فرما کر نصرت داریں حاصل کریں۔
اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سداقے اور مرشد کریم کے
قلمبان سے اشاعت و خدمت دین کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

خادم اہلسنت

محمود اقبال خان اویسی
مستتم جامعۃ البنات اویسیہ فیض الملکوم
موجہ ضلع میانوالی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبی بعده وعلى آله
واصحابه اجمعین

• ہمارے دور میں ٹیسٹ ٹیوب بی بی کا رواج عام ہوتا جا رہا ہے۔

اسلاف کی کتابوں میں اس کے مختلف تعریحات و جزئیات بحال ہیں بلکہ اسلاف
صالحین میں گروہی ایسی حرکت کرتا تو وہ اس نعت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ان سے لیکن ہوتا تو ایسی حرکت کو
روکنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگاتے۔ اور ہم بھی ایسی حرکت کو نکتہ سے دیکھتے ہیں بلکہ ایسی حرکت کرنے
والوں سے ہزاری کا اظہار کرتے ہیں لیکن ہمارے میں نہیں است روگ سکیں۔ کیونکہ اس کے اکثر طریقے
نہایت ہی نڈ و م بکدہ و م تہ ہیں
مثلاً تولید کے جدید طریقہ یہ ہیں۔

- 1 مصنوعی تخم ریزی Artificial Insemination
- 2 ٹیسٹ ٹیوب بار آوری Test Tube Ferrtilisation

(1) مصنوعی تولید ریزی کی تفصیل: Artificial Insemination

اس طریقہ میں مرد مادہ منویہ حاصل کر کے مستوی طریق سے عورت کے رحم میں
داخل کیا جاتا ہے مردہ مادہ منویہ آسماء و ایلہ (ہاتھ سے منی نکالنا منی مشت زنی) سے حاصل کیا جاتا ہے۔
طریقہ شائع سے بیج تریں سے اور استنہاء و ایلہ کی شریعت پاک میں نہایت منع ہے۔

حدیث شریف میں ہی خاکھ الید ملعون۔ ہاتھ سے آت منی نکالنے والا ملعون ہے اور
آخرت میں بہت زیادہ عذاب و دغا۔ روح البیان میں ہے کہ آپ قوم جاہلہ و کراٹھیل و وہی لوگ دنگے جو
منی ہاتھ سے نکالتے تھے فقہاء کہتے ہیں کہ کوئی تو ایسا عمل کرتا ہو ایلہ سے تو اس پر تعزیر جاری کیجائے۔ اس
مسئلہ کی تحقیق تفصیل فقیر کے رسالہ بت ضررہ الحلق فی الامتناء والجلل جی مشت زنی کے
تقصانات میں ہے لیکن مشت زنی کا ایک مضمون "ازہ و لا علاء" الحاج محمد عبدالعلیم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ لکھتا
نہایت ضروری ہی تاکہ گندے عمل کا ارتکاب کرنے والوں کو عبرت حاصل ہو۔

﴿مشت زنی کے نقصانات﴾ مرد کا یہ خاص آلہ جو اس جوہر لطیف کو عورت کے
خزانہ تک پہنچانے کیلئے بنایا گیا ہے ایک شہیج کا سامنا کرنا ہے اور رکھتا ہے جس کے سبب وقت ضرورت سے زیادہ
سکتا ہے اور ضرورت پوری ہونے کے بعد گھٹ جاتا ہے اس کی تھوڑی سی تخریب اور دیکھتا کہ آئندہ جو بات
ہمیں بتانی ہے اور جس مصیبت پر ہمیں آگاہ کرنا ہے وہ سامنا ہی کرنا پڑے گا۔

پورے جسم کے تین حصے الگ الگ خیال میں (۱) سر (۲) درمیانی جسم (۳) جڑ سے سر کی جڑ
تک تمام جسم کی طرح خاشا و دریا ہوتا ہے جس کے سبب وہ آسانی سے پھسل اور مست مکتا ہے اس کے خانے
پشوں و مٹی رگوں اور باریک باریک رگوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ رگیں اور پشے شائع و درشاخ ہو کر تمام
جسم کے خانوں میں پھرتے ہیں جا بجا اس میں حقوڑے حقوڑے گوشت کے ریشہ بھی ہیں جس میں اوپر کی طرف
رو خاص جھلیاں ہیں جو اوپر بھی واقع اس جھلی میں پشوں کے باریک باریک تاروں کی کثرت سے ہیں کہ ان کا
شار و شمار میوند کی طرف ایک باریک پشے سے جو زندگی کی روح کو یہاں لاتا ہے۔ اس کے درمیان ایک نالی
ہے جو پیشاب اور مادہ خاص کو لاتی ہیں اس میں بھی پشوں کے باریک باریک تار و جو ہیں۔

• یہ بھی اسطی صورت کا بنا ہوا ہے۔ اس میں بہت باریک باریک خون کی رگیں ہیں اور
پشوں کے نہایت نازک باریک تار جن میں اس کی قوت سب سے زیادہ۔ یہ تمام پشے کرا و درداشت ملے
ہوئے ہیں گویا ان کو کھلی کی تاروں کی طرح سمجھنا چاہیے۔ غ میں خیال پیدا ہوا اور ان اعصاب نے اپنا کام
شروع کیا۔ اس سے خواہش اور ارادہ کا ظہور ہوا اور محسوس ہوا اور کر کے ان پشوں کے لگانے کو سمجھنا کرنا

یہ سب کچھ اس لئے بتایا گیا کہ صرف اقل بات ہمیں اقل جانے کہ ان چلوں اور لوں پر کوئی خیر معاف ہوگا اور پتہ نہایت ہی طرح غراب ہو جائیں تو ان کا اپنے پتہ کا کسر بھی کسی کی تکلیف کا محسوس کرے گی۔ یہ بات تو ہمیں معلوم ہی ہے کہ گڑبڑ سے نہ روطہ نہ کم، ہوتی اور کھنکی آتی ہے یہ فنگلی کھنکی اور بدھائی ہے کھنکھانے اور بار بار گڑبڑ کرنے سے کھال کھینک جاتی ہے اور خون تو اس طرف دوڑا آتا ہے جہاں جاؤ وہاں میں کھینک کر دیکھو، اور اگر زیادہ جہاں گئے کھینکا گئے ہاں پتہ تو بھی ہو جاتا ہے۔

اب سنا! حکومت کے ہمس میں قوت سے اسی راہ میں پیدا فرمائی ہیں جس کے سبب اگر چہ مرد خاتم رگزر ضرور رکھتا ہے لیکن نہ کوئی خراش پیدا ہوتی ہے نہ دکھ! انہوں نے اس طرف دو گرتا تاجان کو بوجھاتا ہے لیکن اندر کی رگوں اور پٹھوں پر کوئی ایسا گوارا نہیں پڑتا جس سے اندر کی قسمتی سوتلی پیدا نہ ہو اور تکلیف پہنچنے اس کے بالخاص دنیا کی تمام ریس دار رطوبتوں میں کوئی رطوبت تیل نہ دیا جائے نہ بسلیں نہ دھجی چرند نہ دھجی گیت نہیں پیدا کر سکتی! اس قسم کے رگوں کی تعجب سے بچا ہے اور عورت کے منصوبہ میں جسم کے سوا ایسی قسم کا کوئی حصہ بھی ایسا نہیں جو اپنی خراش سے مرد کے جسم کو محفوظ رکھے۔

ہاتھ اور ہاتھ میں بھی چھڑیوں اور آٹھوں کی کھال دینے ہی ملتے اور نیچے دینے کے کام نہ آتے ہیں۔ صرف دو رے والے سروں کے کھال اور دو پانچ والے ہاتھ اس جسم کے رے سے چھوڑ چھوڑ کر کے اس ناگزیر قحطی کو خفہ دلچسپی بنا ہے اور بار بار یک بار یک بار دیکھیں اور پچھنے بھی اس نئی کو برتر دراشت نہیں کر سکتے خواہ کسی ہی وقتوں اور پچھنا نہ کیوں نہ استعمال میں لائی جائیں اور دیکھیں اور پچھنے اس خواہش سے اس قدر جلد اثر لیتے ہیں کہ وہ مایہ پڑا ہوتا ہے اور ایک بار پچھنا اس سے یہ ہوا دلت کو بر باد کر دے گا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کس سے زور کر رہا ہے ہاتھ اس کام کی طرف بڑھتا ہے۔ وہی ایک کھلی کسی کیفیت سے بار بار طبیعت کو ابھارتی ہے اور وہ تین بار۔ اذ انصاف کیا گیا گیا تو وہی وہی مستقل صورت اختیار کرتے یہ نرم ہونا دیکھیں وہ کہہ کر دیکھا کہ جس سے یہ ہوا پانی کی رچنے اس قدر مادی کی حس جو جاتے ہیں کہ رفتہ رفتہ معولی رے بھی پہچان نہ ہو کر وہ اصول مادی یعنی پانی کی رے بہا ہوتا ہے رگوں کی سستی پہچان کی قربانی جس کی حالت کو بکالتی ہے۔ اسٹیلی جسم کے اجسام سے ہونے سے بہت سے جلد پڑا ہوتا ہے۔ جزا کو فرو مادی اور مادی جو جاتا ہے اس کے علاوہ یہ مادی جسم نہیں بھی جس

جہاں رہیں اور پیچھے نہ رہو وب جائیں گے وہ اہوار نہ رہے گی اور جسم ہیزا ہوا دے گا۔ جس سے کہیں جوان اسکی
انوں میں ہیں۔ ان کے رہنے سے خون اور روح کو اپنی اپنی آمد کم ہوگی۔ کہیں نہیں نہیں کہیں گی کہ ہذا اسکی جسم
نی نہیں سکتے کا بخفی باقی رہے گی جسم! ایلا! اور بے حد علا ہوا دے گا۔ اس کے بعد خواہ مخفی بھی خوش
کیوں نہتی جائے جسم کی ترقی ہمیشہ کے لئے رک جاتی ہو اور اپنے ہاتھوں کے اس کو کثرت کے سبب یہ جسم
گرفتار کے قابل نہ بنائیں اگر کوئی بے زبان عصمت و عفتی ہوگی ایسے شخص سے کہ دیکھو مٹی تو مگر ہر اپنی
قسمت کو روئے گی اور یہ ہر نصیب حقیقتاً اس کو مدد رکھنے کے قابل نہ ہوگا اس لئے کہ اولی تو اس سے نہ ہی
نہیں سکتا اور اگر کسی ترکیب سے بھی جائے تو مادہ سے اولاد پیدا کرنے کا اجزاء امر چکے ہیں اب سے اولاد
سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جانا چاہئے اس حادث خبیث کو اور جاری رکھا گیا تو کمال کارہنگ سیاہ ہو جاتا
اور اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ وہ کلی وار کپڑے سے بھی انسانیت جو ہر بر باد ہو جاتا ہے بچوں کی
اس اس قدر خراب جاتی ہے کہ (دماغ سے تعلق رکھنے کے سبب) ابھر دماغ میں خیال ابھر مادہ ضائع
ہو۔ یہ نازک حالت ہے کہ اس جسم غامض کی ان فراڈوں کے سبب تمام جسم انسانیت کی مشین خراب ہو جاتی
ہے۔ ابھی تم نے دیکھا کہ بچوں کا تعلق دماغ کے تابع اس کی خرابی سے تمام قومیں شراب نظر کمزور
ہوئی۔ کالوں میں شائیں کی آوازیں سنیں گیں مغز ان چند جزا میں ہونا خیالات میں پریشان ہوتے ہوتے
ماغ باطل کرتا ہوا دے گی اور اپنے ہاتھوں اس کو ہر کوئی رکھنے کا جنوں ہے۔

[illegible]

کی اور بھی ویسے ہی کہ حدیث ان تک نہیں کیا، دواؤں کی کرکھایا جو اپنے ہاتھوں سے کیا جاتا رہا، منج اٹھتے تو بدن مست ہے جوڑ میں درد ہے۔ آکھیں چنگی ہوئی ہیں اس لیے کہ ان کے عملات بھی خاص جسم کے عملات کیسے ساتھ کھڑے ہوئے جیسے سونا آرام کے لیے نہ تھا، جسم محسوس کر رہا ہے کہ اسے سخت تکلیف ہے یہ سب کیوں؟ صرف اس لیے کہ اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا گیا یہ ہمارا کہنا جس طبیب سے چاؤ دریافت کرلو جس ڈاکٹر سے چاؤ دشورہ لے لادو، بھی نہیں مانے گا جو ہم نے کہا۔

ایک مشہور ڈاکٹر اپنی تالیف میں لکھتا ہے کہ جسے "زرد" و "ولبا" "کمزور" و "مشیانہ" شکل و صورت کا پاؤ جس کی آنکھوں میں گڑھے ہوئے، دل پتلیاں پھیل گئی، دل شرمیلیا، دھڑکتا ہی کو پسند کرتا، وہ اس کی نسبت یقین کر لو کہ اس نے اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا ہے۔

ایک زبردست تجربہ کار طبیب اصل درجہ کے معالج اپنی تحقیق اس طرح شائع فرماتے ہیں کہ "ایک ہزار چپ دق کے مریضوں کے اسباب مرض دق پر غور کرنے سے یہ ثابت ہوا کہ ان میں سے ۱۸۱۹ اور توں سے کثرت کے ساتھ ملنے کے سبب اس مرض میں مبتلا ہوئے۔ ۳۱۲ صرف اپنے ہاتھوں اپنی قوت کے برابر کرنے کے سبب باقی دوسرے امور بغیر اسباب سے ۲۴۱ لوگوں کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ ان میں سے ۲۴ صرف اپنے ہاتھوں سے اپنے جسم خاص کے پٹوں کو خراب کرنے کے سبب پاگل ہوئے اور باقی ایک دوسرے ہزاروں اسباب کے سبب۔

یہ آپ نے انھی اس سے پہلے پڑھ لیا کہ جب مادہ غلو میں مبتلا ہو جائے تو تھوڑی تھوڑی رطوبت اکثر تھوڑی اور تھوڑی دانتی سے نکلتی ہے اس میں اس رطوبت کے رہنے اور سڑنے کے سبب اس وقت دھرم پڑ جاتا ہے اور دو دھرم پڑتے پڑتے بڑا قرحہ ڈالتے ہیں۔ اول اول پیشاب میں معمولی جھلن دیتی ہے پھر مواد آنا شروع ہوتا اور تھلن بڑھتی ہے یہاں تک کہ پرانا سوزاگ ہو کر انسانی زندگی کو ایسا تلخ بنا دیتا ہے کہ اس وقت آدمی کو موت یا دیوار معلوم ہوتی ہے۔

اسی طرح ضائع کرتے کرتے بارور تھلن ہونے کے سبب خود بخود بڑا کس خیال کے پیشاب کے بعد یا پہلے یا پیشاب میں مادہ اٹھل جائے گا اسی مرض کا نام ہریان ہے جو خاص خرابیوں اور بہت سے شدید ترین

امراض کی جان۔

"خود کردہ راعلا جے نیست" اگرچہ اس غلط کاری کے سبب جسم میں ایک خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر اصل حالت پتہ انداز پھر مریض ابتدائی کیفیت پاؤں و تھوڑی تھلن جھلن سے اس لیے ہم کہتے ہیں کہ اندازا پتہ ہوشیار و ہوشیار ہونے والی میں اپنے پیروں پر آپ کھڑی نہ مارنا اور نہ سر بھر پھینکاؤ گے۔ اس وقت ہمارا کہنا یاد آئے گا۔

سر کپڑ کر روڈ گئے

اپنی جان کو کھڑو گھر

"پھر کچھ تاوت کیا، دے جب چڑیاں چنگ گئی گھمکت"

آج ہی سہیل جاؤ اس بار کے قریب بھی نہ چنگی ہوشیار و ہوشیار اپنے آپ کو سنبھالو اور مبرا کرو۔ ہم ہمارے والدین سے کہتے ہیں کہ جلد بھار مارا باقاعدہ لکھ کر دیں اور اگر وہ دیکریں تو تمہیں اجازت ہے کہ تم خود بول اٹھو یا خود کسی مناسب جگہ لکھ کر لوگ اس کو بے حیائی کہیں مگر ہم نہ کہیں گے اس کا پاک عادت سے توجہ گئے جان سے تو باخبر نہ رہو گے۔

اگر خدا بخواتین نصیب دشمنان کوئی شخص اس بری عادت کو شکار ہو چکا ہے تو اس ہمارا درود مندا نہ افغانہ نہ مشورہ کہ خدا را اشتہاری دروایں کہ طرف مائل نہ دونا نظر بھر کر بھی نہ دیکھنا یہ دوسرا ہم کا بیان ہے جو ہوا تھا، دوا سب سے پہلے سچ ہے تو نہ کہہ اور پھر کسی اچھے تجربہ کار تعلیم یافتہ طبیب کے پاس جائے البخیر شرمائے اسے اپنے سارا کچا کچا سنا ہے اور جب تک وہ بتائے باقاعدہ پورے ہر میز کے ساتھ اس کا مانتی عمل میں لائیے امید ہے کہ کچھ نہ کچھ مہمزم پڑے گا، سب سے تم نے دیکھا کہ مبارک دین اسلام سے تمہیں سب سے پہلے تعلیم دی کہ خدا کو حاضر و ناظر جانو۔ آج دیکھا ہے چھپ کر برائیاں کر بیٹھے، دیکھو کہ وہ خود دیکھ رہا ہے اس سے بچ کر کہاں جائیں گے اس نے زنا کو رام نہ کیا، اسکی سہرا تائی اس نے اداوت کو رام کیا۔ ان پر ہمارا معین فرمائی کہ دنیا میں یہ سزا نہیں دی گئی تو آخرت کے عذاب سے بچ جائے لیکن اپنے ہاتھوں ان خدوایں خدا کو برا کرنا ایسا ہے کہ پھر اپنا گناہ کی کوئی سزا نہیں ایسے شہید ہم کے لیے کافی نہیں ہو سکتی

’جہنم کا درد تاکہ عذاب میں اس کا معاوضہ نہ ملے‘ میں اس فعل کے مرتکب کی صورت پر خدا کی ہزاروں لاکھوں پھونکاریں۔

ناکح الید ملعون ’’ناکح کے ذریعے اپنی قوت کو نکالنے والا ملعون ہے۔‘‘

اس پر برہان قاطع و دلیل ساطع اور قیامت میں ان زانیوں نے زیادہ سخت عذاب جن پر دنیا میں حد نہ لگائی تھی اللہ اس عذاب سے بچتا اور دنیا و آخرت کو تمام نہ کرے گا۔ مزید تفصیل فقہ کا رسالہ ’’مشت زنی کے نقصانات پر دیکھئے۔‘‘

فقیر کا مشورہ

پہلے مرد کو اپنی مردی قوت سے ہی اولاد حاصل کرنا اس کی داریں کی صلاح ہے۔ اگر سوائے اس کے چاروںہ ذریعہ بھجائے۔ مشت زنی سے مادہ منویہ حاصل کرنے کیلئے ایسے بہانے جو کہ زوجہ سے جماع کے دوران خدود میں قوت شعلی میں مادہ منویہ بیج کر لے۔ ورنہ استہوا سے تولید ایسی ختم نہیں ہوگی جو شرعاً مستحکم و پایدار ہے۔

مصنوعی ختم ریزی کی صورتیں

۱۔ مادہ منویہ اپنے زندہ شوہر کا ہوا۔ اس سے جو بچہ پیدا ہوتا: شوہر بچہ کا والد اور ثابت النسب ہوتا۔
۲۔ شوہر کے ساتھ جماعت یا خلعت کی نوبت تو نہیں آتی تھی لیکن شوہر کی منی اپنے فرج میں داخل کی یا کروائی۔ اس کے بعد شوہر نے طلاق دیدی تو عدت گزارنا پڑے گی۔ پھر دیکھنا تو دکا کہ اگر طلاق رتقی کے بعد شوہر کی رضامندی سے عدت کے دوران ایسا کیا: تو قوت نسبت کے ساتھ ساتھ شوہر کا بچہ جو بچہ بھی ثابت ہوگا۔

۳۔ مادہ منویہ اپنے مردہ شوہر کا ہو یا شوہر طلاق یا بائن یا مغلطہ سے چکا ہو۔ شوہر وفات پا گیا جبکہ اس کا مادہ منویہ محفوظ کیا ہوا: عدت قائم ہو چکی: تو یہ عدت کے لیے اس مادہ کا استعمال جائز نہیں اور سوت کی وجہ سے نکاح ختم ہو جانے کے باعث اب وہ مادہ غیر شوہر کا ہو گیا ہے۔ عدت کے دوران جائز نہیں کیونکہ ایسا حکم دے ہے جو نکاح کے بقیہ آثار ختم ہونے کے لیے مقرر کی گئی ہے۔ اور یہ عمل تو ایک ناجائز ہے ساقی نکاح کا بے شمار نہیں۔

یہ صورتیں اپنے شوہر کے مادہ منویہ سے تصور تھیں اس میں بھی ضرورت شدیدہ کے بعد صرف دو صورتیں جواز کی ہیں ایک صورت ہے اقسام عدم جوارگی ہے مزید آنے والی صورتیں بھی عدم جوارگی میں داخل ہیں۔

۴۔ مادہ منویہ غیر شوہر کا ہو لیکن شوہر کو کچھ کرنا چاہیے۔
۵۔ مادہ منویہ غیر شوہر کا: وہ اس کی رضامندی کے بغیر عورت نے دھوکا سے اسے فرج میں داخل کیا یا کرنا عورت کے حق میں حرام اور سخت گناہ ہے اور عورت تحریر کی مستحق ہوگی۔

۶۔ مادہ منویہ غیر شوہر کا ہو لیکن اس کی رضامندی سے عورت نے وہ اپنے فرج میں داخل کیا۔
فائدہ
ان صورتوں میں اگر اس سے حمل ٹھہر گیا تو بچہ صاحب المظفہ کا تو کسی صورت میں نہیں: دھوکا بلکہ شوہر کا بچہ شمار: دھوکا ہوا اس کے اپنے سے: ہونے کوئی کرے اور گواہوں سے ثابت کرے کہ اس کی بیوی نے حرام مصنوعی ختم ریزی کرائی یا ہے یا عورت خود اسکا اقرار کرے۔ اسے اصطلاح شریعت میں احنان کہتے ہیں اور احنان کے احکام بقدر میل مفصل موجود ہیں۔

۷۔ جب عورت نے خود فی جوارح داخل نہ کی ہو۔ نہ کہ اپنی بیوی نے: نہ کہ اس نے داخل کروائی ہو۔ اگر ذرا نکلے غلطی سے غیر شوہر کی منی داخل کی خواہ اس نے ایسا مطالب ہو یا کیا ہو یا بغیر مطالب کے کیا: تو تولیدی و اکٹہ بھی گناہ ہوگی اور تعویذ کی مستحق ہوگی۔ اس کا حکم بالاکس طرح ہے۔

فائدہ
’’مصنوعی ختم ریزی کی شرعی انتہا سے ضرورت اور علاج عقم کے طور پر اس طریقہ کی پہلی صورت کو اختیار کرنا جائز ہے بقید ضرورتیں نا جائز ہیں۔‘‘

شرعی حکم کے ذیل میں فقیر چند ضروری باتیں عرض کرتا ہے تاکہ مسلمان اسلام کی لاج رکھتے ہوئے شرعی امور کو ضرور ادا کرنا ہے۔

۱۔ مذکورہ بالا اقسام مراحل طلاق عقم کے طور پر جائز ہیں۔ لہذا اگر بعض عوارض کی بنا پر کوئی جوڑا اس طریقہ کو اختیار کرے کہ اولاد کے حصول کی کوشش کرتا ہے تو جائز ہے۔ نسبت ٹیوب طریقہ کا جواز صرف اسی صورت میں ہے جب مساوی ذیلی کے غلو میں اختلاط کی گواہی ہو اور بیوی کے رحم ہی میں جنین سے بعد میں

پودرشی پائی۔ وہ اس کے علاوہ باقی تمام صورتیں جاننا ہیں۔ جیسا کہ بار بار تقریب سے بتایا ہے۔ لہذا شدہ اور اس میں فصل گزارا ہے۔

ٹیسٹ ٹیوب کے طریقے

پہلا مرحلہ: شوہر کا نطفہ حاصل کرنا اس پر کچھ گزر چکا ہے۔ دوسرا مرحلہ: بیوی کا نطفہ حاصل کرنا۔

رحم کے دونوں جانب باؤم کی فٹل کا تقریباً دو چھ لٹا ہوا پورا لٹا چھ لٹا اور تین لٹا لٹا ہوا ایک ٹنڈو ہوتا ہے۔ جس کو اگر بیوی میں Ovary یعنی کیسٹین کہتے ہیں۔ اس میں خام بیضہ بنتے ہیں جن کی تعداد بلوغت کے وقت ہر ایک میں تقریباً ۳۵۰۰۰ ہوتی ہے۔ بلوغت سے سن ایساں تک ہر مہینے خام طور پر ایک اور کبھی کبھی شاؤہ نادر دیا اس سے زائد بیضہ اپنی چند ہر گرمی میں داخل ہوتے ہیں۔ ٹیسٹ ٹیوب بار آور کی لیے آپہنشن کر کے چننے پھرائی حاصل کیا جاتا ہے۔ رحم میں داخلہ کے بعد بار آور نہ ہونے کی صورت میں دو خام طور سے بارہ سے چوبیس تک نطفہ محفوظ رہتا ہے۔ اس دوران اگر مرد کا نطفہ (جو کہ ایک وقت میں لاکھوں کروموسوم پر مشتمل ہوتا ہے) اگرچہ نہیں داخل ہو جائے تو خام طور سے بیضہ اپنی بار آور ہو جاتا ہے۔ یہ بار آور کی ایک کروموسوم سے ہوتی ہے باقی کروموسوم باؤت ہو جاتے ہیں۔

تیسرا مرحلہ

ٹیسٹ ٹیوب میں میاں بیوی کے نطفوں کا اختلاط اور زمانہ نطفہ کے مردانہ نطفہ سے بار آور ہو کر حلقہ میں تبدیل ہونا۔ عام حالات میں یہ اختلاط اور بار آور کی (Fertilisation) بیوی کے رحم میں واقع ہوتی ہے۔ جب کسی وجہ سے عمل اس اور مردانہ ٹیسٹ ٹیوب میں کرایا جاتا ہے تب بھی اس عمل کی صورت عین وہی ہوتی ہے جو رحم کے اندر پیش آتی ہے، و صورت یہ ہے۔ جب گرمی اس کی پوری دیوار (Pelucida Zona) سے مس کرتا ہے تو بیضیوں سے اسے سمجھ چک جاتا ہے اور پھر تیزی سے بیضہ اپنی کے اندر داخل ہوتا ہے بیضہ اپنی میں وہ آگے بڑھتے ہیں زمانہ پرمکرز (Female Pronucleus) کے قریب جاتا ہے جہاں اس کے مردانہ دم اس سے جدا ہو کر گھوم جاتی ہے۔ اس وقت مردانہ پرمکرز زمانہ پرمکرز میں دم جو ہوتا ہے اور پھر ایک فٹل تقسیم مرکز Segmentation Nucleus حاصل ہوتا ہے۔ اس کے بعد بار آور بیضہ اپنی

کی تقسیم شروع ہوتی ہے اور تقسیم دو تقسیم کا عمل ختم ہوتا ہے۔ تقسیم دو تقسیم سے مل کر ہدف فٹل حاصل ہوتی ہے وہ خلیاتی ہوتی ہے۔

تجربہ

یاد رہے کہ حاصل شدہ حلقہ مردانہ اور زمانہ نطفوں کی ماہیت سے جدا ماہیت رکھتا ہے۔ اگرچہ اس کی کئی ماہیت میں متقلب ہو کر کہتے ہیں۔ اس حلقہ میں کسی اور زمانہ نطفہ یعنی بیضہ اپنی کہ بار آور کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ اس کی تاخیر اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ ایک خاصہ کے طور پر انسانی خلیہ میں مخصوص قسم کے ذرات Chromosomes کی تعداد چھپا لیں (۲۲) ہوتی ہے مردانہ اور زمانہ نطفوں کے خلیات یعنی گرمی میں ایک بیضہ اپنی میں ہے ایک میں ان کی تعداد چھپا لیں (۲۳) ہوتی ہے۔ بار آور اور اوفا م سے تعداد اصل یعنی چھپا لیں (۲۶) تک پہنچ جاتی ہے اس طرح سے نطفہ کے برخلاف حلقہ کے خلیوں میں سے ایک میں ان ذرات (Chromosomes) کی تعداد چھپا لیں ہوتی ہے۔

چوتھا مرحلہ

حاصل شدہ حلقہ کی رحم میں منتقلی اور وہاں مزید پودرشی حلقہ کے ابتدائی مراحل میں یعنی جب آٹھ یا اس سے کچھ زائد خلیاتی مرحلہ حاصل ہو جاتا ہے تو اس کو ٹیسٹ ٹیوب سے رحم میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ وہیں اس کی اپنی نشوونما ہوتی ہے اور وہیں سے وضع اصل کے ساتھ بچہ جنم لیتا ہے۔ حلقہ وہاں بیوی کے نطفوں کے اختلاط سے حاصل ہوا اس کو مزید پودرشی کے لیے اگر بیوی کے رحم میں منتقل کیا جائے تب تو بچے کے ثابت القاب: ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور کوئی اشکال بھی پیدا نہیں ہوتا۔

انتباہ

یہ انتباہی ضروری ہے کہ ہر مرحلے میں سزا اور حجاب کا لحاظ رکھ جائے اور عورت سے متعلق مراحل کو گلی لیدی ڈاکٹر پر کرانے۔

نطفہ، غیر شوہر اور نسب: اس بحث سے اگرچہ سن و بچہ اور انتباہ نہیں لیکن پندرہ آج کل کا جاہل مسلمان صرف ضرورت پوری کرنے کیلئے غلطیوں کا ارتکاب کرتا ہے اس کی آگاہی کیلئے عرض کرنا ضروری ہے شاید کوئی مسلمان کی لاگ رکھتے ہوئے عمل کرے۔ اگر اس کو بیوی کے بنانے کسی انسانی

عورت کے رحم میں منتقل آیا جائے تو چند حالات پیدا ہوتے ہیں۔

☆ کیا بچہ ثابت الغب ہوگا؟

☆ بڑی یعنی صاحب الغبطہ کا بچنے کے ساتھ کیا تعلق ہوگا؟

☆ اندھی یعنی صاحب الرحم کا بچنے کے ساتھ کیا رشتہ ہوگا؟

ان حالات کا جواب جاننے کے لیے چند مقامات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

﴿مقدمات ضروریہ﴾

۱۔ بچے کی تخلیق مرد و عورت دونوں کے لطفوں سے ہوتی ہے۔ اور عاودہ صرف ایک کے لطف سے بچے کی تخلیق نہیں ہوتی۔

وہو استدلال علی ان لہما متیا کمالہ رجل والو مخلوق منہما (مرقاۃ المفاتیح)

۲۔ مردانہ و زنانہ لطفوں کے اختلاط اور بیاضی کی بارآوری کے بعد جو مخلوق حاصل ہوتا ہے اس میں کسی اور زنانہ لطف یعنی انی کو بار آور کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی کیوں حاکم کی ماہیت اور ساخت کرم ہی کی ماہیت اور ساخت سے مختلف ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔

جو شریعت میں شوہر کے لطف کو اکثر اہم حاصل ہے جب تک اس کو تمام اور ناجائز مکمل نہیں تھا اگر دو اور اگر تمام مکمل میں! اگر کیا وہ بچہ شریعت کے لطف کو وہ احترام حاصل نہیں رہتا۔ اسی لیے نہ اسے نسب ثابت نہیں ہوتا۔ ایسا وہ حقیقت شوہر کے لطف اور بیوضہ ہر کی تبدیل شرع کے طور پر ہے۔ البتہ اگر شہ اور غلطی سے کسی اور عورت کو اپنی بیوی سمجھتے ہوئے اس سے صحبت کر لیتی تو یہ کہ اس صورت میں شریعت کی مقرر کردہ حدود سے سرکشی کا قصہ نہیں تھا ایسا بہت سے ذرا ہے لہذا شریعت ایسے شخص کی تبدیل نہیں کرتی اور اس شہ کا نام نہ دیتے ہوئے اس سے نسب بھی ثابت ہوتا ہے اور اگر یہ عورت شوہر والی ہو تو اس کے شوہر کو بھی رکن دیا جاتا ہے۔ اگر جب تک عورت عدت نہ گزارے یعنی اس کے رحم کی فراغت نہ مٹھو ہو جائے تب تک صحبت نہ کرے تب تک اگر وہ صلی و دو و اپنے لطف سے حمل کو بکھڑ نہ کرے۔ یہ کو یہ اس طرح نہیں ہوتی کہ دوسرے سے حمل میں داخل ہو کر اس کیسب کو مشتبہ بنا دے بلکہ نسب دوسرے کا ہی رہتا ہے اور اس لطف کے پیچھے خارجی اثرات حمل

پر پڑتے ہیں اسکو عدت میں لایا جانے لیا۔

لایستی ماء احد کم زرع غیرہ ایک کا پانی دوسرے کی کھیتی کو سیراب نہ کر سکتی وہ

کھیتی دوسرے کی ہے اور ہے گی البتہ اس کے لطف کے کچھ خارجی اثرات چڑھ سکتے ہیں۔

۳۔ بچہ لطفہ مقدمہ میں جائز و ناجائز مکمل کا ذکر ہے۔ محل یعنی رحم زمین کی حقیقت سے تلخ و ایک چیز ہے وہ محل اصل سے خود محل یا اس کا جزو نہیں ہے بلکہ اصل مقصود حال یعنی بچہ ہوتا ہے جو مردانہ لطف کے زنانہ لطف کے ساتھ اختلاط کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔ تو کل میں ذالنا خود مقصود نہیں ہوتا بلکہ زنانہ لطف کے ساتھ اختلاط مقصود ہوتا ہے۔ راہلہ احوال کل یعنی بڑی کے رحم میں لطفہ کو انالیا بڑی کے لطف کے ساتھ شوہر کے لطفہ کو کلکو کرنا ہم نہیں ہیں۔

۴۔ جائز مکمل اپنے بالکل ابتدائی مرحلہ سے ثابت النسب ہوتا ہے حمل کے نسب کا کسی مرحلہ میں خراب وہ ابتدائی ہو یا بعد کا کوئی۔ واثبات نہیں کیا جاتا۔ بہت نسب کے لیے نہ محل کی کوئی خاص مدت شرط ہے اور نہ ہی کوئی خاص محل ضروری ہے اور نہ ہی اسے ہاں غلطی کی احتیاج ہے اور ہی وضع حمل اس کے لیے موقوف مایہ ہے۔ یہ بہت نسب کا نکاح کی وجہ سے ہوتا ہے۔

النسب الثابت بالنکاح لا یقطع الا بالعان (بدائع الصنائع صفحہ ۴۴۶ جلد ۲)
ترجمہ بچہ نکاح سے ثابت ہونے والا نسب صرف لعان سے منقطع ہوتا ہے اس کو ہی پر چند مرد یا ایک مترجمہ ذیل ہیں

﴿الف﴾

شوہر کے لطف کو جب کہ وہ حلال مکمل میں ذالنا کیا وہ احترام حاصل ہوتا ہے اور شوہر کی طرف اس کی نسب قائم رہتی ہے اس کے برخلاف تمام مکمل میں ذالنے سے اس کا احترام اور اس کی نسبت دونوں بدو اور باطل قرار پاتے ہیں۔ پھر جب شوہر کی طرف منسوب لطفہ بڑی کے ساتھ منقطع ہوتا ہے تو اگرچہ یہ اختلاط کی بہت سے ماہیت بدل جاتی ہے لیکن نسبت کو منقطع کرنے والی کوئی بات نہیں پائی گئی۔ اختلاط سے پہلے لطف والی نسبت اپنے اپنے صاحب (یعنی شوہر اور بڑی) کی طرف تھی۔ اختلاط کے بعد حاصل شدہ مرکب کی نسبت آٹھویں دوڑوں کی طرف ہوگی۔

کے حکم ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ ایسا ثابت النسب ہو جائے اور دوسرا یہ ثابت النسب ہو جائے۔
 علامہ ثنائی کہتے ہیں۔ ولو قال لا مراثة وهي حامل ليس هذا الحمل
 مني لمحبح اللعان في قول أبي حنيفة لعدم الغرض بقبي الولد وقال ابو
 يوسف ومحمد ان جائت بولد قل من سلة اشهر من وقت القذف فقد تيقنا
 بوجوده في البطن وقت القذف اهذالواوصي لحمل امرأته فجاءت به
 لاقل من سنته اشهر من اشهر استحق الوصية. واذ اتيقنا بوجوده وقت
 النسب كان محتملا للنسب اذ الحمل متعلق به الاحكام جائت به
 لاكثر من سنته اشهر فلم تتيقن بوجوده عند القذف لاحتمال انه حادث
 ولهذا لا تستحق الوصية ولا هي حنيفة ان القذف بالحمل لو صح امان
 يصح باعتبار العان او باعتبار الثاني. لوجه لاول لانه لا يعلم وجده
 للحال لمجواز انه ربح لاحصل ولا سبيل الى الثاني لانما يصرف في معنى
 التعليق بالشروط ولا يقطع نسب الحمل ولا سبيل الى الثاني لانه يصير
 في معنى التعليق بالشروط ولا يقطع نسب الحمل قبل الولادة بخلاف
 بين اصحابنا ما عند ابي حنيفة فظاهر لانه يلا عن وقطع النسب من
 احكام اللعان واما عند ما فلان الاحكام انما يثبت للولا. لا للحمل وانما
 يستحق اسم الولد بالاقتضال ولهذا لا يستحق الميراث والموصية الا بعد
 الاقتضال (بدائع الصنائع صفحہ ۲۲۰ جلد ۳)

ترجمہ

اگر اپنی حاملہ بیوی سے کہا کہ یہ حمل مجھ سے نہیں ہے تو ابو حنیفہ کے نزدیک
 لعان واجب نہیں ہوگا کیوں کہ سب کے لئے یہ قذف حدوم ہے جبکہ امام یوسف اور امام محمد کہتے ہیں کہ اگر عورت
 قذف سے چھ مہینے سے کم میں بچہ جنم لے تو قذف کے وقت یہ ثابت نہیں اس کا وہ یقینی ہوا جسے اگر ایسی بیوی سے

حمل کیلئے کوئی وصیت کرے اور پھر (وصیت کے وقت سے) چھ مہینے سے کم میں عورت لگی کے وقت میں حمل
 کے لئے کاغذیں دیتا تو وہ لگی سے قابل بھی ہے کیونکہ حمل کے ساتھ (بھی) احکام کا حلق ہوتا ہے کیونکہ لعان
 کو (حمل کے سبب کی وجہ سے) اس کے فوراً مستند نہ ہوا نہیں کیونکہ ایا جائے اور مستند کیلئے اس کے حمل کی وجہ
 سے نقد واجب ہوتا ہے تو جب شہر سے حمل کی لگی کی تو وہ لعان بھی کرتے اور اگر چھ ماہ سے زائد کم میں بچہ
 پیدا ہوتا تو قذف کے وقت قابل ہوتا نہیں کیوں کہ احتمال ہے کہ وہ اس کے بعد زنا دوا ہی لیے (اس صورت
 میں) (وصیت میں احتیاط نہیں ہوتا۔ امام ابو حنیفہ کی دلیل یہ ہے کہ حمل کے ساتھ قذف اگر صحیح ہو یا زنا ماہ سال
 کے اعتبار سے صحیح ہوگا یا نہ ہو زمانہ کے اعتبار سے صحیح ہوگا۔ پہلی کوئی صورت نہیں ہے اس لیے کہ نہ کہنسی
 وہ حمل نہ ہو تو حرمی ہوئی اور دوسرے کی بھی کوئی صورت نہیں ہے کیوں کہ قذف کا معنی اس میں پایا جاتا ہے
 ہے۔ ولادت سے پیشتر حمل کے نسب کا قطع نہیں ہے جانے گا اس پر ہمارے اصحاب کا اتفاق ہے ابو حنیفہ کے
 نزدیک تو ظاہر ہے کیوں کہ شہرہا ان نہیں کر سکتا جبکہ نسب امان کا ایک حکم ہے صدقین رحمہم اللہ کے
 نزدیک اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ احکام سے لیے ثابت ہوتے ہیں حمل کیلئے نہیں اور پچاس وقت کہلا تا ہے تو
 ماں سے جدا ہوجائے اسی لیے ماں سے جدائی کے بعد ہی میراث اور وصیت کا استحقاق ہوتا ہے۔ اس اقتباس سے
 مدد پر ذیل دو نکات حاصل ہوتے۔

(۱)

حمل شروع ہونے سے ثابت النسب ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ جب وقت ولادت سے چھ
 ماہ سے مختار کا دل نہ میں بچہ پیدا ہوا اور اس حمل کی کمال مدت چھ ماہ ہو تو مکمل ہونے کے نزدیک حمل کی لگی صحیح
 ہو۔ جس کا تقاضا یہ ہے کہ حمل اس وقت ثابت النسب ہو۔ امام ابو حنیفہ کا قول بھی اس کے مخالف نہیں کیونکہ ان
 کے قول کی یہ وجہ یہ تھی کہ اگر ماں حامل میں حمل سے وجود قائم نہیں ہوا احتمال ہے کہ حمل نہ ہو فقط زنا دوا سے
 سے مضمون ہوا کہ اگر کسی طرح بعد سے حمل کے وجود کا علم ہو جائے اور اگر احتمال نہیں ہوجائے تو اس کے نزدیک
 بھی لگی صحیح ہوگی اور وصیت لگی اس کو مستلزم ہے کہ پہلے سے ثابت ہو۔

(۲)

یہ نو ذکر ہے کہ صاحبین کے نزدیک احکام ولادت کیلئے ثابت ہونے میں حمل کے لیے نہیں تو یہ
 بات یاد رہے کہ پہلے اس پر مفصل کارآمد نو نکات سے حمل کیلئے ثابت نسب الیاح سے ثابت ہونا سے حمل کیلئے

نسب کا اثبات نہیں کیا جاتا۔ اس لیے ہر مسئلہ پر بحث لگانا نہیں ہے۔ مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی کہ حمل بالکل ابتدا سے ثابت النسب ہوتا ہے۔

ایک اشکال :- قرآن پاک میں ہے ان امہاتہم الا النبی ولدہم اس آیت میں امہیت کے لیے وضع حمل کا ذکر ہے بلکہ امہیت کو صرف اس عورت میں مضمین ہے جس نے نہ ہو۔
خلیہ انحصار مطلق میں مصطفیٰ الہی صلی اللہ علیہ وسلم نے واقع ہے اور آیت کا ترجمہ یہ ہے ظہار کرنے والوں کی مائیں فقط وہ ہیں جنہوں نے ان کو جنم دیا ہے اس میں اب دو اشکال ہیں یا تو عورت پر حمل کیا جائے اور عادیہاں بشکی تین مراحل ہوتے ہیں۔

- (1) عورت کے لطفہ کی مرہ کے لطفہ سے بارہوی
- (2) بارہوی لطفہ کا رحم میں قرار دینا
- (3) مدت پوری ہونے پر وضع حمل

لہذا مطلب یہ ہوگا کہ عادیہ ان کی مائیں وہ ہیں جن میں سے تینوں مراحل گزرے ہیں اور وہ افراد جن میں اس عادت سے عدول ہے اسکے بارے میں شکوت سمجھا جائے کہ ایک تو وہ کمال انسانی آبادی کے تناسب سے دیکھا کہ عدم جن اور عام ضابطہ میں شامل نہیں ہیں۔ اس بات کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ بعض ایک وقت صراحتوں سے ثابت ہوا کہ حمل ثابت النسب ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ ان کی نظر میں وضع حمل کا ذکر احترازی نہیں بلکہ اتفاق ہے اگر کوئی اس آیت کی بناء پر امہیت کے لیے وضع حمل کو شرط قرار دے تو منہ پر ہر ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ آیت میں فقط ظہار کرنے والوں کا ذکر ہے اور عادت انہیں ہے ظہار کرنے والوں کی ماؤں کے بارے میں لہذا ہم اس کو تائید کرتے ہیں کہ ظہار صرف وہ لوگ کریں گے جن کی ماؤں کا لطفہ بھی اسی تخلیق میں شامل ہوگا اور ان کو نہیں بھی۔ یہ لوگ جو مستعار رحم سے پیدا ہوں گے وہ ظہاری نہیں کریں گے۔ مذکورہ بالا عقدیات کی تفسیر کے بعد ہم دلائل کے جواب دیتے ہیں جو پہلے ذکر کئے تھے۔

☆ سوال نمبر 1 کیا بیچہ ثابت النسب ہوگا؟

﴿جواب﴾ یہ کہ نہ غیر عورت کے رحم میں داخل کی جانوالی شے لطفہ نہیں ہے بلکہ نہ تو مائیں ہوں گے لطفہ کے اختلاط سے حاصل ہونے والا عقد ہے اور یہ حقیقت واضح ہو چکی ہے کہ مائیں ہونی لطفہ کے اختلاط سے حل ہونے والا عقد ثابت النسب ہوتا ہے لہذا اسی عقد کی نشوونما اور ترقی سے جو بیچہ حمل ہو وہ بھی ثابت النسب ہوگا اور اس کو باپ و شوہر ہوگا جس کا لطفہ کا اختلاط اس کی ہونی کے لطفہ کیساتھ ہوا ہے۔

☆ سوال نمبر 2 صاحب النطفہ (بیوی) کا بیچہ سے رشتہ؟

﴿جواب﴾ چونکہ یہ صاحب النطفہ کی بیوی ہے اور ملکہ کی تخلیق میں اس کا لطفہ استعمال ہوا ہے اور اوپر ہم بتا چکے ہیں کہ تخلیق اس کے لیے بچے کی تخلیق میں صرف اس کا لطفہ ہوتا کافی بیوض حمل وغیرہ اس سے لپٹا نہیں ہیں۔ لہذا صاحب النطفہ بچے کی حقیقی ماں ہوگی۔

☆ سوال نمبر 3 صاحب الرحم (اجنبیہ) کا بیچہ سے رشتہ؟

﴿جواب﴾ یہ بچہ کیلئے رضی ماں کی مثل ہوگی اس کو حقیقی ماں قرار دینے سے نہ خلاف مندرجہ ذیل وارث ہیں۔ (الف) اس کا لطفہ بچے کی تخلیق میں شامل نہیں۔ (ب) اس کے رحم میں ملحق اس وقت منتقل کیا گیا جب مائیں ہونی کے لطفہ کے اختلاط سے حل ہونے والے عقد کا نسب ثابت ہو چکا تھا لہذا اثبات نسب کی مزید حاجت نہیں۔ (ج) اگر اس کو بھی حقیقی ماں قرار دیں تو اقتصاد لازم آتا ہے۔ کیوں کہ بیوی کے ماں ہونے کا صحابہ یہ ہے کہ بچے کا نسب شوہر سے ثابت ہو جبکہ صاحب الرحم (اجنبیہ) کو مانا کہنے میں ضروری ہے کہ بچے کا نسب شوہر سے ثابت ہو۔ تو لہذا یہ کہ طریقیہ کی طرح بھیج جائے تو ثابت النسب ہوا اس طریقے سے جو از حلت کو مستخرج نہیں اس طریقے سے عدم جواز کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ در مشہور مصنف جلد ۶ میں ابن عمر بن ابی اسحاق بن زید سے روایت ہے لا یعار الفروج فرق و عاریت میں نہیں دیا جاسکتا۔ (بحوالہ ازہار الفتاویٰ ص ۱۹۱ ج ۱) منطلق عدم اسلام صاحب چٹ گائی (جبکہ اس صورت میں رقم فرق و اولوں کو عاریتاً لینا ثابت ہوتا ہے جب عاریت ناجائز ہے، عیادہ و بطریق اسی ناجائز ہوگا۔

۲۔ قرآن پاک میں ہے۔ نسساء کم حرث لکم این سفیرین اور حسن بن زید مذکور ہوا
تو ان کی روشنی میں اہم کے اختصاص کے لیے ہونے کی تعین ہوئی اور مطلب یہ ہوا کہ یہ خاص قیام ہے
کشتیاں ہیں دوسروں کے لیے نہیں۔ ایذا غیر شرعی کے حمل کیلئے عورت کو عاریت یا پھر وہ نہیں لیا جاسکتا۔

۳۔ بارہوی نے یہ خلاف قیاس ہے۔ اس کا جو اثر من ضرورت کے بنا پر ہے۔ و القیاس
یأبى جوازہ لان المعقود علیہ المصلحة وحی معلومہ و اضافہ التملیک الی
مساہلہ و جلا یصح الا انا جہ و نالما حاجہ الناس الیہ۔ یعنی ایہ کتاب الاجا جہ و
بحث صورت میں ضرورت متحقق نہیں ہوگا کہ وہ اس کا ذرا بشہدہ تہ و بارہویوں کی کہ سکتا ہے نہیں تو ہاتھ
کو طاق و دست گردہ و سب سے نجات کر سکتا ہے۔

۴۔ اہمیت میں باعث فضیلت چیز محل اور وضع محل ہے۔ قرآن پاک میں ہے ﴿حملتہ امہ
کرھا ووضعتہ کرھا حملتہ امعوھا علی ومن۔ زیر بحث صورت میں
صاحب النطفہ ثلث فضیلت کے باعث وہ سب سے محروم ہے جبکہ صاحب الرحم ان باعث وہ سب کی
وجودگی کے باوجود اہمیت متعلق کے ثلث فضیلت سے محروم ہے۔

۵۔ فطرت انسانی جبکہ وہ سلم و اس صورت سے ابھرتی ہے۔ لیکن اسے دیکھتے ہی فطرت انسانی
کی قدر ہے اور جو فطرت انسانی سے آگاہ کرنا ہمارا اور جانوروں کی جو خصوصیات میں داخل ہو چکا ہے اس میں تعین
نہ ہر کی کیا ہو۔

﴿بانجھ عورت کیلئے روحانی علاج﴾ ہمارے دور میں مادیات پر یقین
زیادہ ہے روحانیات سے کوئی توجہ نہیں مادیات کا غلط ہونا مانگتے ہیں لیکن روحانیات پر یقین حکم اور عقیدہ
منہبوط و توبہ قول ماسد و اکثر محمد اقبل مرعوم اگر وہ دونوں یقین پیدا تو کتب جاتی نہ تھیں اس لیے عوام میں
ایک خواہش ہوتی ہے کہ چیز اچھا یا بُھیں اسی لیے لائق نہ کہہ کر دیا یا کشت کے بعد چند روز جانی تہ اجر اترش شبتاں عرش
کرتا ہے لیکن اسے کسی خوش قسمت برادر مسم کا بھلا ہونا ہے۔

﴿بانجھ عورت کا علاج﴾ نقش ذیل کی صورت میں رکھنا واجب ہے۔
و از غمر کا صابن و جامع التفاضل جسمانی و روحانی ہونا و اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان اللہ علی کی
شبہی تدبیر۔

۲۸۶

۱۱۵	یا علی	یا کاکی
یا حق	۱۱۲	یا قوی
یا باقی	یا جامع	یا حلل
اجب یا فلاں و فلاں یا حق یا مصور		

﴿دیگر از مفتاح القلوب﴾ عورت کو چاہیے کہ ہر روز جمعرات روزہ رکھے۔ اقلہ روزہ
وقت اتنا دو روزہ کہ پانی کے سات بار و سورۃ منزل شریف پڑھ کر دو روزہ پرم کرے پھر اسی دو روزہ سے روزہ افطار
کرت اگر دو روزہ قسم ہو جائے پس یہ نقش بغوش اس بارے میں لکھتے ہوئے پس عمل لائے انشاء اللہ عورت
حاصل ہوگی اور اگر دو روزہ قسم نہ ہو تو صبر کرے یہ پانچ ایسا اذکار ہیں (سورۃ النساء) و نقش از کتاب زعفران نوشتہ کیے

عمل استقرار محل از اعداد انبیاء کریم علیہ السلام انیس تاریخاً (سورۃ النساء) و نقش از کتاب زعفران نوشتہ کیے
بخور و ان بعد دو دیگر ہر روز دہان (یا دیان) کہان ہر دو کہان کا عمل کر دیا یا پھر اس کا عمل بعد پاک شدن
از پیش آن کند و صفت روز بعد ان عمل این است و چون نعل کند و نذر شر بر آن شب نیمہ و پند و صبح غسل پاک کر دے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱	۳۲۰۵	۳۲۰۱	۸
۳۲۰۲	۷	۲	۳۲۰۳
۶	۳۲۹۹	۳۲۰۷	۳
۳۲۰۶	۲	۵	۳۲۰۰

اتارے اور بالکل برباد ہو کر رہا ہے جب نہا چکا اس لئے کہ بڑا گڑھا اسے دے پھر اپنے شوہر کو باکر اس کا موہند دیکھنے لگا اس وقت ہم بسز ت ہواں بعد وہ تھوڑے عرصے پر الف لکھا ہے صفحہ ۳۱ پر ہے موسم جامد کے ناف پر باغ ہے۔

(۲) پھر نقش جس کی پشت پر کھسی ہے پانی میں گھول کر پی لے۔

(۳) پھر نقویہ جس پر الف لکھا ہے ۳۱ کے پیچھے ہم جامد کے ناف کے نیچے پھر دیکھ پھر دیکھ لے۔

(۴) پھر نقش جس کی پشت پر کھسی ہے گھول کر پی لے۔

(۵) پھر نقش جس کی پشت پر کھسی ہے خاص رقم یعنی پچہ ان پر باندھ لے۔

(۶) پھر دیکھ جس کی پشت پر کھسی ہے گھول کر پیٹے۔

(۷) پھر نقش جس کی پشت پر کھسی ہے پیٹے۔

یہ سب کام ای جلتے میں کرتے پھر رات کو جب ر دو عورت سے فرائض شوہر وہ خرم عورت کو کھلائے پھر ر دو عورت دونوں ساتھ ساتھ اکٹس اکٹس بار یا مسور کہیں اول آخر ۳۲ بار درود شریف ضرور پڑھیں پھر صحبت کر میں یہ پہلے دن کے کام ہوئے۔

دوسرے دن علی الصبح نماز سے قبل غسل کریں اور عورت نہا کر نقش جسکی پشت پر ہے پیٹے جب رات ہو پھر پھر درود عورت اکٹس اکٹس بار یا مسور پڑھ کر ہم صحبت ہواں

تیسرے دن نماز سے قبل غسل کریں اور عورت نہا کر جس نقش پر ہے پیٹے جب رات ہو ای طرح پڑھ کر ہم صحبت ہوں یہ تین دن دئے صحیح پھر ای طرح نہا لیں اس میں اگر غسل رو جائے بہتر روزہ دوسرے یعنی بعد جنس ایسا نہ کریں۔ انشاء اللہ گو ہم اسے مالا مال ہوں۔

﴿دیگر برائے استقرا رحیل﴾ یہ عبارت ہر ان کی تھلی پر لکھ کر عورت کو پہنائے خدا چاہے صاحب اولاد ہو۔ ولوان قرآن اسیرت بہ العجائب اوقطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی بل للہ الامر جیماً اقلم ینس الذین کفرو ان لم یشاء اللہ لہدی الناس جمیعاً

ایضا ونگار۔ وہ چہار نقش فوسد کیے ہر پچہ وال بند ہوا۔ دوسرے دو باب شت نور اندوہ شب تمام کند

۸	۳۰	۳۳	۱
۳۰	۲	۷	۳۱
۳	۳۵	۲۸	۶
۲۹	۵	۴	۳۲

اب اس دعا نوشہرے باب شت نور اندوہ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ الثَّمَامَاتِ مِنْ کُلِّ هَاضَاتٍ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَاتٍ مِنْ اَوْجَاعٍ وَاسْقَامٍ وَامْرَاضٍ وَانْ یَّکَادَ الذِّیْنِ کَفَرُوْا لَیْزَ لِقَوْنِکَ بِابْصَارِہِمَا لَمَّا سَعَرُوْا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّا لَمَجْنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الذِّکْرُ لَعَلِّمَیْنِ بِحَقِّ حَمِّهِ عَسَقَ اَیْہَا اَشْرَ اَیْہَا بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْکَافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْمَعَافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یُضْرَعُ لِسْمِہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْاِنْسَانِ مُلْکِ الْاِنْسَانِ اِنَّہُ الْاِنْسَانُ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُؤَسَّسُ فِیْ صُدُوْرِ الْاِنْسَانِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ط۔ روزانہ یا نقویہ یا بخور دو۔ شب یا شوہر جمع شوہر و کرم اللہ تعالیٰ فرزند پرید پیدا شو۔

(ز) روز اول بسم اللہ تعالیٰ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی تا الرحمن الرحیم ہر اہم ہر دینی تعلیم السلام۔
(ح) روز دوم الحمد للہ الذی لا الہ الا اللہ الملک القدوس السلام المؤمن المہتمم الاحقاب والیقین والقدوس علیہم السلام۔
(ط) روز سوم الحمد للہ الخالق المہدی تا آخری آیت سورہ شہد رب مکی یعنی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ترکیب نہایت قابل غور۔ (۱) عورت جب حیض سے فارغ ہو کر غسل کرے ای دن یا دوسرے دن شوہر ایک خرم الا کر خود اس پر گیارہ بار سورہ محل شریف پڑھ کر با احتیاط دیکھ چھوڑے اور عورت سے کہے کہ نہانے کا سامان ایک ساتھ گودے تباہی میں پڑے کے مکان میں لے جائے اور تھوڑا گڑھی لے جائے اور ایک لڑکا فرماں دایک کی گود میں گودے میں بٹھائے رکھے۔ اب موت ایسے گودے میں کوئی آیت نہ دیکھئے ہم اللہ کو کہہ کر پڑھتے

﴿استقامت حمل کی حفاظت کے لیے مجرب ہے﴾۔ کسی عورت کے بچے حمل کر جاتے ہیں تو سیاہ مریض اور اجڑی پرہیزگار شہ خلتا (پرہیزگار اور کچھ پہلا) پوری آیت پڑھے پھر سورہ کافرون دوسرا سزلے۔ بچہ بارالم شرع ۱۱ ہر پڑھ کر دم کرے۔ بچہ بارالم شرع سیاہ اور تھوڑی اجڑی بچہ بچہ عورت کو کھلائے اور جامدات وضع حمل کھاتی رہے۔ نہایت مجرب ہے۔

﴿یہ عمل استقرار حمل کے لیے نہایت مجرب ہے﴾۔ پیش لکھ کر بہت ایک چاندی کے پتھر پر کندہ کر اسکے عورت کے زیر ناف باندھے اور اس گوردان (دھڑکائی) جب صاحب اولاد ہو (نوٹ) اس نقش پر کپڑا اس طرح چڑھائیں کہ روزانہ اس میں سے نکال کر پہن سکیں اور پہن کر اپنی بھی نہ ہو سکے۔ اور نہایت ہی مجرب ہے۔



واصبرو ما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیہم ولا تک فی ضیق مما یمکرون

۱۱۵	یا حق	یا بانی
۱۱۴	یا علی	یا جامع
یا کافی	یا قون	یا حنان

۱	۳۷	۸
۳۵	۷	۲
۶	۳۲	۳۹
۳۸	۲	۵
۳۳		

اسی خیرت رانی سید شاہ ابوالفتح محمد علی مین بابا صاحب حضرت شاہ نور قطب عالم پڑھو مسافر یا بہشت لایہ اگر زندہ نہ ہو

﴿فائدہ﴾

حمل کی روک تھام اور تسلیل ولادت کے لیے تھوڑا سا دھیرہ۔
 ﴿حمل خام کی روک تھام﴾۔ یہ آیت لکھ کر کرکریں باندھے کل نفس لما علیہا حافظ فلینظر الا انسان مم خلق خلق من ماء دافق یمخرج من بین الصلب والقرا ئب قاللہ خیر حافظاً وهو ارحم الراحمین۔
 تمام کے لیے مجرب ہے غیر مسلم کے لیے بچہ ان اسلام کے لیے صفحہ ۸۱۳ نمبر پر جو آیات کر یہ لکھی ہوئی ہیں دیں۔ اور اگر غیر مسلم کو دینا ہو تو ان آیات کا یہ مریض کر کے دے اعداد اس کے ۸۶ کے ہیں نقش یہ ہے۔

۱۷۶۳	۱۷۷۷	۱۷۷۷	۱۷۷۷
۱۷۷۷	۱۷۷۷	۱۷۷۷	۱۷۷۷
۱۷۷۷	۱۷۷۷	۱۷۷۷	۱۷۷۷
۱۷۷۷	۱۷۷۷	۱۷۷۷	۱۷۷۷

﴿تسہیل ولادت﴾

مواظف مہر خورہ شریف اور سلطان شریف کے ہر ایک آغوش دروازہ کے وقت اگر زیادہ تکلیف دہو تھیں میں اب لے دینا ہر روز باندھے انکسیری قطعات کی بھی دروازہ کے لیے سیدھے ہاتھ میں دینا مفید ہے۔ ہر وقت میں وضع حمل ہوگی۔

﴿خلاصی حمل بآسانی﴾

ایک مرتبہ شیخی میری تیس مرتبہ سفر میں تھے بارش کثرت سے ہوئی گاؤں میں کسی نے جب وہی اس گاؤں کے رئیس کی عورت تین روز سے دروازہ میں بیٹھا تھی۔ آپ کو خبر ہوئی ایک بچہ پر اہل رتھو لکھ کر دے یا مارجاے وہ دوسرا جاکے دوسرا جاکے زائد یا زائد۔ وہاں شیخی میری رحمت اللہ علیہ کی جیسے ہی آغوش باندھا فوراً غلامی ہوئی جب سے بڑے گول میں یہ عمل بہت مقبول ہے۔

(نوٹ) غلامی پر دم کر کے کھاتے بھی ہیں۔ بہت ہی دروازہ اور مجرب ہے۔ (نوٹ)

نقش سوزن برائے حفاظت حمل معرج ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم وانقالت امرات عمران رب انی نذرت لک
ما فی بطنی محرراً فتقبل منی انک انت السميع العلیم الہی بحرمتہ
سورۃ یونس الہی بحرمتہ سورۃ ہود الہی بحرمتہ سورۃ یوسف الہی
بحرمتہ سورۃ یس الہی بحرمتہ سورۃ مزمل الہی بحرمتہ سورۃ
والضحی الہی بحرمتہ سورۃ الم نشرح الہی بحرمتہ سورۃ قل یاہیا الکا
قرون لا عبدما تعبدون ولا انتم عبدون ما اعبد ولا انا عابد ما عبدتم ولا
انتم عبدون ما اعبد انی بحمیت ایں آیہ لڑائی مسلمانوں کے لئے ہے
بشارت دہشہ فاللہ خیر حافظ وھو ارحم الراحمین

نقش کعبہ
یہ نقش اسے جو حمل سے فوراً بعد یعنی تین ماہ کا حمل نہ دینے کے لئے یہ نقش
حاملہ کو پڑھ دیا جائے چاہیے کہ سات سو گناں کے گرجے میں یہ نقش مرتب ہو جائے تو بڑی برکت ہے۔۔۔ مرتبہ آیت
انگریزی پڑھ کر نقش میں مصروف ہو جائے بعد لیٹ کر نوم پر کر کے تپ کے آدھے میں رکھیں اور انکاملہ اور اذال
کر گرجے میں پہن لیں کہ آدھے تپ سے بھی دو انگلیں بچا رہے بعد پچھو پچھو بونے کے فوراً پچھو کر لیں اور
اذا میں کہ ان میں کہلو کر فوراً یہ آدھے تپ کے گھٹے سے اتار کر پچھو پچھو دیں اور درمیان حمل کی حفاظت کے
لیجے تو ہر ماہ سے ۱۱۳ تا ۱۹۳ گرجے میں ان کا خاص طور کیا نہیں۔

۸۸ آسانی کے ساتھ بیچہ پیدا ہو
آسانی ولادت کے لیے یہ نقش ناف پر بوندے
سیدھے ہاتھ میں ویدے انشا اللہ بچہ بہت جلد پیدا ہوگا۔ بعد ولادت تعویذ کو طیلعہ کر دے اور حفاظت سے
رکھ لے خیر الحرج ہے



۱۹

نقش دفع استحضار ہے
۹/۲ مطلب یہ ہے کہ اس نقش کے احاد کو دیکھ کر دقت نہیں خانہ میں آپ زیادہ کر کے لکھتے بہت ہی
محبوب ہے۔

پاؤں ہفتہ ۶۱ -		بسم اللہ الرحمن الرحیم	
اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا	۴۲۵	۴۳۹	۴۳۶
	۴۳۵	۴۳۱	۴۲۹
	۴۳۰	۴۳۳	۴۳۱
	۴۳۰	۴۲۹	۴۲۹
۴۳۵		۴۳۵	
حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا			

۹۰ نذرانے دفع مسان
سورۃ وانظار ۲۱ ہر چار گرجوں کے کچھ تا گرجہ پڑھ کر پڑھیں
اور ہر بار گورو لگاتے جائیں موت کے بھی ۲۱ بار دیں رنگ کی قندیں میں بگڑے حاملہ تاشٹ حمل لگے میں پہنچے
رہے اور جیسے ہی بچہ پیدا ہو فوراً پچھو پچھو کریں اور فوراً ہی وقت موت اذا میں ۳ سیدھے کان
میں ۳ لٹے کان میں دے کر دھڑا لٹے کے گھٹے سے اتار کر پچھو پچھو دیں۔ انشا اللہ تعالیٰ بچہ مسان سے محفوظ
رہے گا۔

(نوٹ) اس کے لیے نقش سفیدی دوسری طرف حفاظت جان کندہ شدہ گھلے میں ڈالنا بھی بہت مفید ہے۔ وضو
کتاب خانہ سے طلب کریں۔

نذرانے دفع مسان و آسیب معرج ہے
انہ مسان و آسیب سے محفوظ رہیں گے

نقش اچھے معرقہ پر عا خطیفہ نامیں
بھن یا اللہ اصل اعظم
۱ ۱۱ ۱۱ ۵

﴿برائے دفعہ ام صبیح﴾
۴ عدد فی بجوری پناہ نقش کو لکھ کر اپلوں سے
چاروں طرف پر کر کے آگ جائے جب ٹیوب سرخ ہو جائیں تو چاندوں سکریاں گویہ کے پتک کے پاؤں
کے نیچر کے دہلی تالی جا بہ دور و فوج ہو۔

۷۸۶

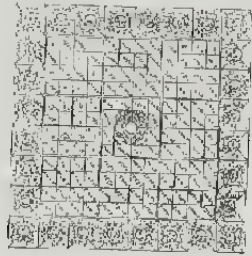
۱۰۳۶	۱۰۳۵	۱۰۳۴	۱۰۳۳
۱۰۳۲	۱۰۳۱	۱۰۳۰	۱۰۲۹
۱۰۲۶	۱۰۲۵	۱۰۲۴	۱۰۲۳
۱۰۱۹	۱۰۱۸	۱۰۱۷	۱۰۱۶

﴿معجب ارشاد ات﴾
ایک صاحب نے حضور قہر اعلیٰ حضرت رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی حضور ۱۳ سال میں میری اولیہ کے چاروں کے اور دولہا کیاں پیدا ہوئیں۔ جن
میں سے پانچ اولادیں انتقال کر گئیں کسی عمر ۳ سال کی کسی کی دو سال کی کسی کی ایک سال کی ہوئی اور
سب کو ایک ہی بیماری لاحق ہوئی یعنی پھیلا اور ام العیالہ فی الحال صرف ایک لڑکی ۳ سالہ حیات ہے
۔ حضور دعا فرمائیں اور ان امراض کے واسطے کوئی عمل جو سنا ہے بوارشاد فرمائیں۔

ارشاد فرمایا۔ بولی تعالیٰ اپنی رحمت فرمائے اب جو عمل دو اسے دو مہینے گزارنے پائیں
کہ یہاں اطلاع دی جائے (اطلاع آئے ہو سو یوں کا تو فیہ دیا جائے گا۔ اور زوجہ اور ان کی والدہ
کا نام بھی معلوم ہوتا چاہئے اس وقت سے انشاء اللہ بندہ دست گیا جائے اسے گھر میں باہر نہ نماز کی
تا کہ شہید رکھے اور پانچوں نمازوں کے بعد آیہ انکری ایک ایک بار پڑھا کریں اور علاوہ نمازوں
کے ایک بار سورج نکلنے سے پہلے اور شام کو سورج ڈوبنے سے پہلے اور سوتے وقت جن دنوں میں
دور توں کو نماز کا حکم نہیں ان میں بھی ان تین وقت کی آیہ انکری نہ چھوٹے گھرانے انوں میں آیت

قرآن مجید کی نیت سے نہ پڑھیں بلکہ اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور جن دنوں میں
نماز کا حکم ہے ان میں اس کا بھی التزام رکھیں کہ تینوں تک ۳-۳ بج شام اور سوتے وقت پڑھیں صبح
سے مراد یہ ہے کہ آدھی رات ڈھلنے سے سورج نکلے تک اور شام سے مراد یہ ہے کہ دوپہر ڈھلنے سے
غروب آفتاب تک اور سوتے وقت اس طور پر کہ چت لیٹ کر دونوں ہاتھ دعا کی طرح پھیلا کر ایک
ایک بار تینوں قل پڑھ کر پتیلیوں پر دم کر کے مارا منہ اور ہیٹ اور پاؤں آگے اور پیچھے جہاں تک
ہاتھ پہنچ سکے سارے بدن پر پھر تین تین بار ایسی ہی کریں اور جن دنوں میں دور توں کو نماز کا حکم نہیں ان
میں آپ اسی طرح پڑھ کر تین بار ان کے بدن پر ہاتھ بھیر دیا کیجئے بڑا پتہ اٹھ بیٹا ایک صاحب
بنائے جس وہ بنوا کیجئے اور ایام حمل میں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد جس ترکیب سے بتایا جاوے روشن
کیجئے اور لڑکی جو موجود ہے اس کو اگر نماز سازی لاحق ہو تو اس کے لیے بھی روشن کیجئے وہ چارے باغ و فناء
تعالیٰ محروا سبب و مرض میں کے دفن کیلئے غریب ہے بچہ جو پیہ بڑا پیدا ہوتے ہی معاسبت سے پہلا
اس کے کانوں میں ۷ بار اذانیں دی جائیں۔ ۳ بار اذان سپید سے کان میں اور تین بار گھیر جائیں کان
میں اس میں ہرگز دھونک جائے۔ دیر کر کے میں شیطان کا داخل ہوتا ہے۔ چالیس روز تک بچہ کو کسی
انا بیچ سے تول کر خیرات کیا جائے پھر سال حرکت کر رہے ہیں پھر دوسری عمر تک ہر دو مہینے پر تیسرے
سال ہر تین مہینے پر چوتھے سال ہر چار مہینے پر پانچویں سال بھی چار مہینے پر چھٹے سال ہر پچھٹے سال
دکان میں سات دن تک مغرب کیوقت سے ۷ بار اذان بلند آواز سے کہی جائے۔ اور تین شب کسی
صحیح خواص سے پوری سورۃ بقرہ آواز سے تلاوت کرائی جائے کہ کان کے ہر گوشہ میں پہنچے۔ شب
کو دکان کا دروازہ بند کر کے کہہ دیا جائے اور صبح کو بسم اللہ کہہ کر کھولا جائے۔ جب پاخانہ کو جائیں
اس کے دروازے سے باہر بسم اللہ کہو اذ بسم اللہ من اجبت والذباغت پڑھ کر دیاں پیچھے رکھ کر بائیں
اور جب انگلیں تو دھنا پاؤں پیچھے لگائیں۔ اور الحمد للہ کہیں اور پکڑے بد لے یا نہانے کے لیے جب
کپڑے آسار پہن لیں بسم اللہ کہیں اور قرأت کے وقت نہایت اہتمام کے ساتھ یاد رکھنے کو شروع
فعل کے وقت آپ اور دونوں بسم اللہ کہیں۔ ان باتوں کا التزام رہے گا تو انشاء اللہ فی کوئی فعل

تہہ ہونے پائے گا۔



» بڑا چراغ روشن کرنے کی ترکیب «
اعلیٰ حضرت عظیم البر
کہہ رہی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ بڑا چراغ روشن کرنے کی کیا ترکیب ہے
اربابا دل فرمایا۔

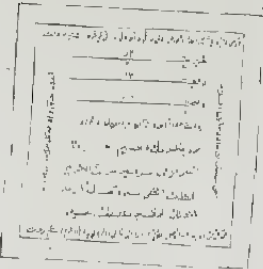
۱۔ یہ چراغ معنی روشن کیا جائے گا کسی جینک یا قندیل میں۔
۲۔ روشن کرتے وقت لوگے پاس ہونے کا چھٹا یا گونجی یا پالی ڈال دیا کریں چاہے غم
ہونے پر وہ مسکین مسکین پر تعذیب کریں۔

۳۔ چراغ یا وضو نمازی آدمی روشن کرے اگر چہ عورت ہو۔ اور مرد بہتر ہے۔
۴۔ مرض پاک یا تو چراغ روز بروز بڑھتا رہے اور رخت و تو دو گھنٹے ۳ گھنٹے اور بہت سخت
دو شب بھر۔

۵۔ مریض اس کی روشنی میں بیٹھنے خواہ لپٹے مگر منہ ان کی طرف رکھے اور اکثر اوقات اس
کی طرف دیکھے۔

۶۔ جتنی دیر تک جلا نا منظور ہو اسی حساب سے اعلیٰ درجہ کا پتیل اس میں ڈالیں اور اسے

بڑے چراغ کی پشت پر یہ کندہ کیا جائے



۶۔ جتنی دیر تک جلا نا منظور ہو اسی حساب سے اعلیٰ درجہ کا پتیل اس میں ڈالیں اور اسے
ڈال کر چراغ کے سب طرف پھیر ڈالیں کہ تمام نقوش پر دورہ کر آئے پھر جھٹکا کر رکھ دیں اور جس
طرف جتنی کائناتوں ہے ہم اللہ کہہ کر اس طرف روشن کریں۔

۷۔ اگر مرض نہایت شدید ہو تو چاروں گوشوں میں چار بتیاں جلائیں اور چراغ سیدھا رکھیں
اور ہر لوگے پاس سونا رکھیں۔

۸۔ جس مکان میں ہے چراغ روشن دو ہاں کوئی تصویر ہونے نہ آئے پائے ہوا مریض کے کوئی
عورت جیش یا لٹاں والی یا کوئی چاک مرد یا عورت۔

۹۔ اس جگہ کب سب ذکر الہی درو شریف میں مشغول رہیں جو بات ضرورت کی وہ ضرورت
آپٹھکی سے کہہ دی چھپش ذکر کریں کوئی غلو یہ وہ بات ہونے چاہئے۔

۱۰۔ جتنی عورتیں وہاں بیٹھیں یا عورتیں چائیں سب تنہا کپڑے پہنے ہوں نماز کی طرح ہوا ہونہ
کی انہی یا تحصیلوں کے سر پر کوئی بال یا کنگے یا ٹائی یا بازو یا پیٹ یا ہڈی کا کوئی حصہ اعلیٰ نہ کھارنے پائے

۱۱۔ چراغ پہلے دن جس وقت روشن ہو وہ گھنٹہ منٹ یا دیکھیں کہ کسی دن اس سے زیادہ دیر روشن کرنے میں نہ ہوئے پانے اس کے موکل اپنی حاضری کا دینی وقت ضرر کر لیتے ہیں جس وقت پہلے دن روشن ہوا تھا۔ پھر اگر کسی دن آئے اور چراغ اس وقت روشن نہ پایا تو ان کو تکلیف ہوتی ہے لہذا چاہیے کہ پہلے دن قندرا بجھ کر دیکر کہیں کہیں اگر کسی دن اتفاقاً دیر ہو جائے تو اس وقت سے زیادہ دیر نہ ہونے پائے مگر پہلے دن اتنی دیر بھی نہ کریں کہ کسی چراغ روشن ہو کر اس وقت کے آنے سے پہلے ختم ہو جائے۔

۱۲۔ چراغ بند نہ کرنے کا وقت آنے کو نہ پڑھ کر بڑھا کر اس وقت سے کہ اسے اسلام علیکم ارجع اما جو رہیں۔

۱۳۔ روز نیا چیلل ڈالیں کل کا بچا ہوا آن مر رہیں کہ سر اور بدن پہل دیں۔ ۱۲۔ جس سنیہ = چہاں روشن ہوا ہو اس کے واد اور مر رہیں بھی بہت عثمان شراک کی پابندی سے بیٹھ سکتے ہیں۔
(المکملہ کا حصہ سوم)

چند ضروری سوالات متعلق چراغ مع جوابات

﴿سوال﴾

﴿جواب﴾

- ۱۔ پہلے برے کے لیے ۲۰ چلتے: وہ یا ایک ہی
- ۲۔ نقد اور چلتا کیا ہے۔
- ۳۔ حق روٹی کی بویا کپڑے کی
- ۴۔ مرض الجھو کہتے چاہے بیاں جاتی جائیں یا ایک
- ۵۔ اگر چار بیاں جاتی جائیں تو شب بھر یا ۲۰ گھنٹے
- ۶۔ جی چارو کے پاس ۲۰ چلتے: وہ یا ایک
- ۷۔ چلتے مراد کیا ہے۔
- ۸۔ ہرے چھوٹے چراغ کی ایک ترکیب ہے یا دو
- ۹۔ ایام جہش میں بھی مریضہ روشن میں بیٹھ جائے یا اس حد تک چھوڑ دے
- ۱۰۔ چراغ متواتر ۲۰ روز تک روشن کرے
- ۱۱۔ بیک مرض کے لیے بھی ۳۰ دن چلا دینا چاہیے
- ۱۲۔ دیہات میں سب گھوڑی نہ ہو تو چراغ ٹھیک وقت دوسرے دن چیت جائے
- ۱۳۔ مریض نگاہ وقت چراغ روشن کرنے سے قبل کرے

۱۳۔ مرض الماسویاں اور مرض بانجھ پن کی ایک ہی دوا دونوں کی ایک ہی ترکیب ہے

ترکیب ہے بلحہ علیحدہ

۱۵۔ مرض عقم سخت مرض ہے باباکا مرض عقم یعنی بانجھ دوا بہت سخت مرض ہے

﴿نقش حفاظت حمل﴾ یہ نقش حضرت قبلہ سید محمد صاحب محدث کچھ چھوی نقش تہذیب جن کی پشت پر کندہ کر اگر دیتے۔ نفعی ہے اس کا حجر پر کیا بھانجھ دوا زور اثر پایا جس کے بچنے نہ جیتے ہوں یا دوتے ہی نہ دوی کے حمل گر جاتے دوس ہر ایک کے لیے مطیع ہے۔

نقش یہ ہے۔

۲۴	۲۰	۱۰	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰

حقیقہ

مزید تفصیل و تحقیق فقیر کی تحلیف اطہر دوا اس کا علاج پڑھئے

نوٹ :- چونکہ کل دھنہ نا کھی ما دوی کی شرابی سے بھی دوتا ہے اس کے لیے چند ضروری باتیں عرض ہیں۔

﴿حیض و نفاس کی صفائی بلکہ زچہ خانے کی تمام پر بیماریوں کے لیے بہترین عمل﴾

یہ سات سلام قرآن شریف کے مستفاد و معضراں سے چھنی کی تشریف پر لکھ کر خواہ کسی مریض یا خصوصاً نوچہ کو دھو کر پانی پلائے تمام بیماریوں سے نجات داور تمام فاسد و اور نہایت آسانی سے خارج ہو کر مریض

۱۴۔ تندرست دوا (جاننا چاہئے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر یہ دوا رک جائے یا کم خارج ہو تو نوچہ کو قوت ملتی ہے یا دوا و خراب اس قابل نہیں رہتی کہ بچہ تندرست پیدا ہو یا اصل میں ہی اس بچہ کو خائفہ ہو جاتا ہے یا پیدا ہو کر چند روز میں طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے تو یہ سات سلام انشاء اللہ تعالیٰ ان تمام شکایات سے مریض کو پاک و صاف کر کے تندرستی کے راستے پر لے آئیں گے اور وہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (۱) سلامہ قبولاً من رب رحیم (۲) سلامہ علہ علیٰ نوح بنی العلمین (۳) سلام علیٰ ابراہیم (۴) سلام علیٰ موسیٰ و ہرون (۵) سلام علیٰ ال یسن (۶) سلام علیکم طیبتم فاد خلوها خلدین (۷) سلام ہی حتی مطلع الفجر و سلام علی المرسلین

نوٹ یہ عمل صرف نوچہ لگے ہر مریض کے ہر مرض میں کار آمد و تجربہ ہے۔

﴿عورتوں کی ایام ماہواری کی خرابیاں دور کرنے والا یہ نظیر نسخہ جو ہزاروں بار کامجرب ہے﴾

جاننا چاہئے کہ عورتوں کا ماہواری خون جو قدر تایر مینہ و مقررہ خارج ہوتا ہے اگر اس میں کسی قسم کا نقص پیدا ہوا جائے تو یہ بہت سی خراب بیماریاں کا پیش خیمہ ہوتا ہے اس کی خرابی سے اشتقاق المزم (ہسٹریا) پیدا ہو جاتا ہے۔ اسلی سے نفع میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں یا ترکیب بخارہ تم ہوتا اور خرابی کا رد کی شل اختیار کر لیتا ہے نیز یا تو تلفد قر امیں پاتا۔ اگر قر ام پایا بھی تو دم میں خرابی ہونے سے استعارہ ہو جاتا ہے یا بچہ پیدا ہو کر طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر موت کا شکار ہو جاتا ہے سیلان المزم یعنی سفید رنگی رطوبت جاری رہتی ہے جس سے سب مرگ بھگدیا کر میں درد پذیر یوں کا اختصار بکھووں کا بھاری رہنا بھوک و دلگہ طرح طرح کی ذرواتی خرابیوں کا ظہور تا یہ ایام ماہواری کی خرابی کے نتائج ہیں پس اگر کسی کی ماہواری بند ہو جائے تو یہ تالیف کے ساتھ تھوڑا تھوڑا آج ہو

پازجی کے بعد نفاس کی صفائی اچھی طرح نہ ہونے سے اس قسم کی شکایات رہا کرتی ہوں تو دیگر شکایات رفتی کرنے کے بجائے رحم اور شکم صفائی کی طرف توجہ کرتی چاہیے جس کے لیے یہ نسخہ بڑا آکسیر ہے۔ یہ ہے :- ہوا اشافی پر سیاؤ شاں ۔ گھوڑا بان ۔ سویر مٹی ۔ بادبان ۔ قلم خربزہ نم کو فو ۔ غر خیارن نکوفو

﴿ترکیب﴾ سب دواؤں کو گیس کے پیزے میں پوٹی بانہ ۳۳ سی۔ پانی میں ڈال کر اچھا پکا کر کھائیے یہ چھ اس پانی کرشم کر دیکھو اور تھوکر کے شام لک کاڑھے کی طرح پی کر شمع کریں ۔ اس طرح ہر روز پانچ لکھ پکا کرشم سے کم سات روز تک چلائیں ۔ غذا بہت کم حسب ضرورت کھائیں دود کا دلیہ وغیرہ

﴿آخری فیصلہ﴾ قلم ریزی سے بچے حاصل کرنا بوشندی کا کام نہیں اور ریشی کی مسلمان برائی اس گندے دھندے کا مشورہ دیتے ہیں اسے باہر بھی نہیں کہتے وہ بھی صرف ایک صورت میں جس کی تفصیل اوپر مذکور دہی اس ایک صورت کے علاوہ باقی تمام صورتیں حرام یکہ و ریشی زمانہ کے اندر ہیں اور بچے پیدا بھی ہوں تو ترازو سے مسلمانوں کا اپنے بچے یا اب نسل اللہ علیہ السلام کا دامن مضبوط پکڑنا ضروری ہے۔

بمطنی یتیم خویش الکہ دین ہمہ دوست گر بائر سید تمام بولہ بہیت

و ما علینا الا اللہ العالی

مدینہ کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور - پاکستان

۲۱ شعبان العظیم ۱۴۲۴ھ

فلاح الناس بحکم العبدین

فضیلت عیدین

آستانہ عالیہ محمدیہ شریعت اسلامیہ
تقریباً ۱۰۰ سالہ
تقریباً ۱۰۰ سالہ

آستانہ عالیہ محمدیہ شریعت اسلامیہ

آستانہ عالیہ محمدیہ شریعت اسلامیہ

آستانہ عالیہ محمدیہ شریعت اسلامیہ

قائمتابه حدائق ذات بهجة

ميا نوال

الحمد لله



ناشر

@yahoo.com

0459-35511

موجودہ دور پر نظر ڈالیے۔ اگر آپ حساس مسلمان ہیں تو پھر اس منظر اب و سبب یعنی کی کیفیت سے دلچسپی رکھیں۔ یہ سببیں گے جو ہم سے معاشرے کا ایک اہم حصہ ہیں مگر ہے۔ آج ہمیں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں میں انتشار و افتراق کا اندھیرا دور ہو اتفاق و بصیرت کی بطنی کا پسیدہ ہو۔ صلح و دوستی و امن کے ناکسے ہوں۔ ان پائیدار اتحاد کے لئے ہم ہمگی کو شش بھی کرتا ہے۔ جنہیں تھکیں دیتا ہے۔ نفاہی اور استقامت کا ہے۔ قواعد و ضوابط مرتب کرتا ہے۔ غرض بدلتا عقل کو ترقی و مال و وسائل کو بڑھاتا ہے۔ لیکن ایک انتہائی نہ وہی اقدام کی طرف اس کی توجہ نہیں ملتی جتنی سخت و طعن و درود و صوبہ اور ہر جہاں کے ساتھ وہ اتفاق و اتحاد کے اصول مرتب کرتا ہے۔ اپنی محنت اور کوشش ان اسباب کو دور کرنے میں نہیں کرتا جو کبھی بھی وقت انتشار و افتراق کی آگ لگا کر اتحاد و اتفاق کو پار و پار کر سکتے ہیں۔

وہ اسباب و علل کیا ہیں جاہلیت کی پیداوار۔ حسد۔ ہنس و دھرمی، انایت اور خود غلبے کے بت ہیں جو راہ اتحاد کی سب سے بڑی رکاوٹیں ہیں۔ اسلامی تاریخ و ایچھی ایک شرمناک باب ہے کہ جو غیر پاک و پند میں گذشتہ تقریباً ایک صدی سے مسلمانوں کے درمیان مضامین و محاورہ لڑائی و جھگڑا باعث ہو کر۔ انتشار و افتراق کی جو آگ لگی ہوئی ہے اس کے پس پر وہ بھی چند افراد لی، انایت و ضدیت اور ہنس و دھرمی کا گناؤں کا گناہ ہے جس کے نتیجے میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسانوں کو سناخت فی العقبہ۔ جن کے احوال رہی ہے۔ حالانکہ عدل و انصاف کی انہیں اس انتشار و افتراق کو ختم کرنے کا حل موجود ہے۔ اتفاق و اتحاد کے راستے بھی وسیع و کشادہ ہیں لیکن اگر کوئی رکاوٹ ہے تو وہ یہی ضد، انایت، غرور، تکبر اور ہنس و دھرمی کے بت ہیں جو ایک طویل عرصہ سے مسلمانوں کے درمیان جنگ و جدل، بحث و کراہت، انتشار و اختلاف و محاورہ و باعث بنے ہوئے ہیں۔ اور پرتی کا شکار ان پند اور چڑھا گیا مسلمان طبقہ مذہبی اختلاف کا نام لے کر تین تین میں جو جاتا ہے حالانکہ یہ مذہبی مسائل اور معاملات کو سلجھانے کے لئے رات دن تجسس و تحقیق کرتا ہے۔